

محبت کا تہوار (ویلنٹائن ڈے) منانا

محبت کا تہوار (ویلنٹائن ڈے) منانا

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو سب کا پروردگار ہے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہوں اور ان کی آل اور سب صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو۔

اما بعد :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمارے لیے اسلام کو دین اختیار کیا ہے اور وہ کسی سے بھی اس دین کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{ اور جو کوئی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا اس سے اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا } آل عمران (85) -

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہ بتایا ہے کہ ان کی امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے بعض شعائر اور دینی علامات و عادات میں ان کی پیروی اور اتباع کرینگے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں اس کا ذکر ملتا ہے :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی بالشت بر بالشت اور ہاتھ بر ہاتھ پیروی کرو گے ، حتیٰ کہ اگر وہ گواہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی میں اس میں داخل ہو گے ، ہم نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون ؟ !) امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من کان قبلکم میں روایت کیا ہے دیکھیں صحیح بخاری (8 / 151) -

اور امام مسلم نے کتاب العلم باب اتباع سنن الیہود والنصارى میں ذکر کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم (4 / 2054) -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بتایا اس کا وقوع ہو چکا ہے اور ان آخری ایام میں مسلمان ممالک کے اندر یہ پھیل چکا ہے کہ بہت سے مسلمان اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی بہت ساری عادات اور سلوک اور ان کی علامات

میں دشمنوں کی پیروی و اتباع کرنے لگے ہیں اور انہوں نے ان کے دینی شعائر کی تقلید کرنا شروع کر دی ہے اور ان کے تہوار میں شرکت اور انہیں منانا شروع کر دیا ہے ۔

ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے پھیل جانے سے اس میں اور بھی زیادہ برائی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ ذرائع ابلاغ سب معاشروں میں کفار کی عادات کو بڑے تزک و احتشام سے نشر کرتے ہیں اور اسے اپنے ممالک سے فضائی چینلوں اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلامی ممالک میں براہ راست موسیقی اور گندی تصاویر اور رقص و سرور کی محافل سمیت نقل کرتے ہیں جس کی بنا پر بہت سے مسلمان لوگ بھی اس کے دھوکہ میں آنا شروع ہو چکے ہیں ۔

ان چند آخری برسوں میں ایک اور چیز بہت سے مسلمان نوجوان لڑکے لڑکیوں کے مابین پھیل چکی ہے جس میں کوئی خیر و بھلائی کی چیز نہیں بلکہ وہ عیسائیوں کی تقلید میں یوم محبت کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے اور اسے ویلنٹائن ڈے کا تہوار منانا شروع کر دیا ہے ۔

جس کی وجہ سے اہل علم اور دعوت و تبلیغ کرنے والوں پر ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس کے بارہ میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا حکم بتائیں اور بیان کریں جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان حکمرانوں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی ہے تا کہ مسلمان شخص اپنے معاملات میں واضح دلیل پر ہو تا کہ وہ کسی ایسی چیز میں نہ پڑ جائے جو اس کے عقیدہ کو خراب کر کے رکھ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمان پر یہ عقیدہ صحیحہ اور سلیم ایک انعام ہے ۔

اس تہوار اور دن کی اصل کے بارہ میں یہ مختصر سانوٹ پیش کرتے ہیں کہ یہ کب شروع ہوا اور اس کی حقیقت کیا ہے اور اس سے کیا مقصود ہے اور مسلمان شخص کو اس کے بارہ میں کیا کرنا واجب ہے ۔

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا قصہ :

یوم محبت رومن بت پرستوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار شمار کیا جاتا ہے جب کہ رومیوں کے ہاں بت پرستی سترہ صدیوں سے بھی زیادہ پر محیط ہے جو کہ محبت کے الہ کے بارہ میں رومی بت پرستی کی تعبیر ہے ۔

اس بت پرستی کے تہوار کے بارہ میں کئی قسم کے قصہ رومیوں اور ان کے وارث عیسائیوں کے ہاں معروف ہیں ، ان میں سب سے زیادہ مشہور قصہ یہ ہے کہ :

رومیوں کا عقیدہ تھا کہ روم شہر کے مؤسس روملیوس کو ایک دن مادہ بھیڑیے نے دودھ پلایا جس کی وجہ سے اسے قوت فکری حلم و بردباری حاصل ہوئی ۔

لہذا رومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہر برس فروری کے وسط میں بہت بڑا تہوار منایا کرتے تھے اور اس میں ایک

علامت یہ بھی تھی کہ وہ کتا اور بکری ذبح کرتے ، اور مضبوط اور گٹھے ہوئے عضلات والے دونوں جوان اپنے جسم پرکتے اور بکری کے خون کا لیپ کرتے اور پھر اس خون کو دودھ کے ساتھ دھوتے اور اس کے بعد ایک بہت بڑا قافلہ چلتا جس کے آگے وہ نوجوان ہوتے اور یہ قافلہ گلی کوچوں اور سڑکوں پر چلتا ، ان دونوں جوانوں کے ہاتھ میں چمڑے کے دو ٹکڑے ہوتے جو بھی انہیں ملتا اسے وہ ٹکڑے مارتے ، اور رومی عورتیں بڑی خوشی سے یہ کوڑے کھاتیں کیونکہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اس سے شفاملتی ہے اور بانجھ پن ختم ہو جاتا ہے ۔

اس تہوار سے سینٹ ویلنٹائن کا تعلق :

سینٹ ویلنٹائن نصرانی کنیسہ کے دو قدیم قربان ہونے والے اشخاص کا نام ہے ، کہا جاتا ہے کہ یہ دو شخص تھے ، اور ایک قول میں ہے بلکہ اس نام کا ایک ہی شخص تھا جو شہنشاہ کلاڈیس کی تعذیب کی تاب نہ لاتے ہوئے 296 میلادی میں ہلاک ہو گیا ، اور جس جگہ یہ ہلاک ہوا اسی جگہ 350 میلادی میں بطور یادگار ایک کنیسہ تیار کیا گیا ۔

جب رومیوں نے عیسائیت قبول کی تو وہ اپنے اس سابقہ تہوار یوم محبت کو مناتے رہے لیکن انہوں نے اسے بت پرستی کے مفہوم سے نکال کر محبت الہی میں تبدیل کر لیا دوسرے مفہوم محبت کے شہداء میں بدل لیا اور انہوں نے اسے اپنے گمان کے مطابق محبت و سلامتی کی دعوت دینے والے سینٹ ویلنٹائن کے نام کر دیا جسے وہ اس راستے میں شہید گردانتے ہیں ، اور اسے عاشقوں کی عید اور تہوار کا نام بھی دیا جاتا ہے اور سینٹ ویلنٹائن کو عاشقوں کا سفارشی اور ان کا نگران شمار کرتے ہیں ۔

ان کے باطل اعتقادات اور اس دن کی مشہور رسم یہ تھی کہ نوجوان اور شادی کی عمر میں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر ایک برتن میں ڈالے جاتے اور اسے ٹیبل پر رکھ دیا جاتا اور شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کو دعوت دی جاتی کہ وہ اس میں سے ایک ایک پرچی نکالیں لہذا جس کا نام اس قرعہ میں نکل آتا وہ لڑکا اس لڑکی کی ایک برس تک خدمت کرتا اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے پھر بعد میں شادی کر لیتے یا پھر آئندہ برس اسی تہوار یوم محبت میں دوبارہ قرعہ نکالتے ۔

دین نصرانی کے عالموں نے اس رسم سے بہت براثر لیا اور اسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے اخلاق خراب کرنے کا سبب قرار دیا لہذا اٹلی جہاں پر اسے بہت شہرت حاصل تھی ناجائز قرار دے دیا گیا ، پھر بعد میں اٹھارہ اورانیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا ، وہ اس طرح کہ کچھ یورپی ممالک میں کچھ بک ڈپوؤں پر ایک کتاب (ویلنٹائن کی کتاب کے نام سے) کی فروخت شروع ہوئی جس میں عشق و محبت کے اشعار ہیں ، جسے عاشق قسم کے لوگ اپنی محبوبہ کو خطوط میں لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، اور اس میں عشق و محبت کے خطوط لکھنے کے بارہ میں چند ایک تجاویز بھی درج ہیں ۔

اس تہوار کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ : جب رومیوں نے نصرانیت قبول کی اور عیسائیت کے ظہور کے بعد

اس میں داخل ہوئے توتیسری صدی میلادی میں شہنشاہ کلاڈیس دوم نے اپنی فوج کے لوگوں پر شادی کرنے کی پابندی لگادی کیونکہ وہ بیویوں کی وجہ سے جنگوں میں نہیں جاتے تھے تو اس نے یہ فیصلہ کیا ۔

لیکن سینٹ ولنٹائن نے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے چوری چھپے فوجیوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا اور جب کلاڈیس کو اس کا علم ہوا تو اس نے سینٹ ولنٹائن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور اسے سزائے موت دے دی ، کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران ہی سینٹ ولنٹائن کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہو گئی اور سب کچھ خفیہ ہوا کیونکہ پادریوں اور راہبوں پر عیسائیوں کے ہاں شادی کرنا اور محبت کے تعلقات قائم کرنا حرام ہیں، نصاریٰ کے ہاں اس کی سفارش کی گئی کہ نصرانیت پر قائم رہو شہنشاہ نے اسے عیسائیت ترک کر کے رومی دین قبول کرنے کا کہا کہ اگر وہ عیسائیت ترک کر دے تو اسے معاف کر دیا جائے گا اور وہ اسے اپنا داماد بنانے کے ساتھ اپنے مصاحبین میں شامل کرے گا ۔

لیکن ولنٹائن نے اس سے انکار کر دیا اور عیسائیت کو ترجیح دی اور اسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا تو چودہ فروری 270 میلادی کے دن اور پندرہ فروری کی رات اسے پھانسی دے دی گئی ، تو اس دن سے اسے قدیس یعنی پاکباز بشپ کا خطاب دے دیا گیا ۔

کتاب قصۃ الحضارة میں ہے کہ :

کنیسہ نے ایک ڈائری ترتیب دے رکھی ہے جس میں ہر دن ایک مقدس اور پاکباز شخص کا تہوار مقرر کیا ہے ، اور انگلینڈ میں سینٹ ولنٹائن کا تہوار موسم سرما کے آخر میں منایا جاتا تھا اور جب یہ دن آتا ہے تو ان کے کہنے کے مطابق جنگلوں میں پرندے بڑی گرمجوشی کے ساتھ آپس میں شادیاں کرتے ہیں ، اور نوجوان اپنی محبوبہ لڑکیوں کے گھروں کی دہلیزوں پر سرخ گلاب کے پھول رکھتے ہیں ۔ دیکھیں : قصۃ الحضارة تالیف ول ڈیورنٹ (15 - 23) ۔

اور پوپ نے سینٹ ولنٹائن کی یوم وفات چودہ فروری 270 میلادی کو یوم محبت قرار دے دیا ، اور یہ پوپ کون ہے ؟ عیسائیوں کے سردار اور بڑے عالم جس کی بات حکم کا درجہ رکھے اسے عیسائی پوپ کا نام دیتے ہیں ، دیکھیں اس پاپائے اعظم نے کس طرح ان کے دین میں اس تہوار کو پیدا کیا اور منانے کا حکم دیا ، کیا یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان یاد نہیں دلاتا :

{ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا { التوبة (31) } ۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میری گردن میں صلیب لٹک رہی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اے عدی اس بت کو اپنے آپ سے اتار دو ۔

عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سورۃ التوبۃ کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے :

{ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا }

عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے لیکن جب وہ اس کے لیے کسی چیز کو حلال کر دیتے تو وہ اسے حلال سمجھتے اور جب ان پر کوئی چیز حرام کر دیتے تو وہ اسے حرام کر لیتے تھے - اسے امام ترمذی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے -

اس تہوار میں ان کے اہم ترین شعار و علامات :

- 1 - خوشی و سرور کا اظہار جس طرح دوسرے اہم ترین تہواروں میں ان کی حالت ہوتی ہے -
- 2 - سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ ، اور وہ یہ کام بت پرستوں کی حب الہی اور نصاریٰ کے ہاں عشق کی تعبیر میں کرتے ہیں ، اور اسی لیے اس کا نام بھی عاشقوں کا تہوار رکھا گیا ہے -
- 3 - اس کی خوشی میں کارڈوں کی تقسیم ، اور بعض کارڈوں میں کیوبڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر بنائی گئی ہے اس کے دو پر ہیں اور اس نے تیرکمان اٹھا رکھا ہے ، جسے رومی بت پرست قوم محبت کا الہ مانتے ہیں ، اللہ تعالیٰ ان کے اس جھوٹ اور شرک سے بلندوبالا ہے -
- 4 - کارڈوں میں محبت و عشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار یا نثر یا چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں ، اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے اقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں ، اور اکثر طور پر اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ولنثائینی بن جاؤ ، جو کہ بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے -
- 5 - بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں اور رات کو بھی عورتوں اور مردوں کا رقص و سرور ہوتا ہے ، اور بہت سے لوگ پھول ، چاکلیٹ کے پیکٹ وغیرہ بطور تحفہ محبت کرنے والوں اور شوہروں اور دوست و احباب کو بھیجتے ہیں -

اوپر جو کچھ بھی اس تہوار کے بارہ میں قصے بیان ہوئے ہیں انہیں بغور دیکھنے سے مندرجہ ذیل اشیاء واضح ہوتی ہیں :

اول :

یہ تہوار اصل رومی بت پرستوں کا عقیدہ ہے جسے وہ محبت کے الہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس

کی عبادت کرتے ہیں ، لہذا جس نے بھی اس تہوار کو منایا وہ ایک شرکیہ تہوار منارہا اور بتوں کی تعظیم کر رہا ہے ۔
اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ یقین جانو جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے ، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے ، اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا { المائدة (72) -

دوم :

رومیوں کے ہاں اس تہوار کی ابتداء قصے کہانیوں اور خرافات پر مشتمل ہے جسے عقل ہی تسلیم نہیں کرتی چہ جائیکہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنے والے مسلمان کی عقل تسلیم کرے ۔

تو کیا عقل سلیم یہ تسلیم کرتی ہے کہ روم شہر کو آباد کرنے والے مؤسس کو کوئی مادہ بھڑیا دودھ پلائے اور اس سے اسے قوت اور عقلی بردباری حاصل ہو ؟ تو جو کچھ اس قصے میں ہے وہ مسلمان شخص کے عقیدہ کے مخالف ہے کیونکہ قوت اور عقلی بردباری وحلم تواللہ خالق سبحانہ و تعالیٰ ہے نہ کہ کسی بھیڑیے کا دودھ !!

اور اسی طرح یہ قصہ کہ ان کے بت ان سے برائی اور مصیبت کو دور کرتے ہیں اور ان کے جانوروں کو بھیڑیوں سے بچاتے ہیں ۔

سوم :

رومیوں کے ہاں اس تہوار کے بد صورت شعار میں کتے اور بکری کو ذبح کر کے کتے اور بکری کا خون دونوں جوان لڑکوں پر لپٹ اور پھر اسے دودھ کے ساتھ دھونا ۔۔۔۔ الخ یہ ایسا قصہ ہے جس سے فطرت سلیمہ نفرت کرتی ہے اور اسے صحیح عقل قبول ہی نہیں کرتی ۔

چہارم :

اس تہوار سے بشپ ویلنٹائن کے مرتبط ہونے میں کئی ایک مصادرنے شک کا اظہار کیا ہے اور اسے وہ صحیح شمار نہیں کرتے ، لہذا نصاریٰ کے لیے اولیٰ اور بہتر یہی تھا کہ وہ اس بت پرستی تہوار کا انکار کرتے جسے بت پرست ہی مناتے ہیں ، تو پھر ہم مسلمان کیسے اسے تسلیم کریں اور ہمیں تو عیسائیوں اور ان سے پہلے بت پرستوں کی مخالفت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

پنجم :

کیتھولک فرقہ کے عیسائی دینی لوگوں نے اس تہوار کواٹلی میں بالکل منانے پر پابندی لگا دی ہے کیونکہ اس میں گندے اخلاق کی اشاعت اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی عقلوں پر برا اثر پڑتا ہے ، تو پھر مسلمانوں کے لیے بالاولیٰ اسے اپنے آپ سے دور ہٹانا ہوگا اور اس سے بچنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس سلسلہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی کام کرنا ہوگا ۔

اور کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے : ہم مسلمان اس تہوار کو کیوں نہیں مناسکتے ؟ !

اس کا جواب کئی ایک وجوہات میں دیا جاسکتا ہے :

پہلی وجہ : دین اسلام میں عیدیں اور تہوار محدود اور ثابت شدہ ہیں ان سے زیادہ اور اس میں کمی نہیں کی جاسکتی ، اور اسی طرح یہ ہماری عبادات کی سختی بھی ہے یعنی یہ توقیفی ہے (اور جس میں کمی وزیادتی نہیں ہوسکتی اور اسی طرح عمل کرنا ہوگا جس طرح ثابت ہے) اسے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے ۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(عیدیں اور تہوار شرع اور منہاج اور مناسک میں سے ہیں جن کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ ہم نے ہر ایک کے لیے طریقہ اور شریعت مقرر کی ہے }

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا :

{ ہر قوم کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلنے والے ہیں }

مثلاً قبلہ ، نماز ، روزے ، لہذا ان کا عید اور باقی منہاج میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں ، اس لیے کہ سارے تہوار میں موافقت کفر میں موافقت ہے ، اور اس کے بعض فروع میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے ، بلکہ عیدیں اور تہوار ہی ایسی چیز ہیں جن سے شریعتوں کی تمیز ہوتی ہے اور پہچانی جاتی ہیں اور شعائر سے بھی زیادہ ظاہر ہوتے ہیں ۔

لہذا ان تہواروں میں موافقت کرنا کفر کے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے ، اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس میں موافقت کرنے سے پوری شروط کے ساتھ کفر پر جاکر ختم ہوسکتا ہے ، اور اس کی ابتداء میں کم از کم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت و گناہ ہوگی ، اور اس کی جانب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے :

(یقیناً ہر قوم کے لیے ایک عید اورتہوار ہے اور یہ ہماری عید ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (952) صحیح مسلم حدیث نمبر (892) - دیکھیں : الاقتضاء (11 / 471 - 472) -

اور اس لیے کہ یوم محبت کا تعلق رومی دور سے متعلق ہے نہ کہ اسلامی دور سے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ عیسائیوں کی خصوصیات میں سے ہے نہ کہ مسلمانوں کے ، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا اس میں کوئی حصہ اورتعلق بھی نہیں ہے ، لہذا جب ہر قوم کے لیے عید اورتہوار ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا : (یقیناً ہر قوم کے لیے عید ہے) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ، تونی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہر قوم کو اس کے خصوصی تہوار کے ساتھ واجب کرتا ہے ، لہذا جب عیسائیوں کی علیحدہ اور خاص عید ہے اور یہودیوں کی خاص عید تو جس طرح مسلمان ان کی شریعت میں شریک نہیں اسی طرح ان کی عید اورتہوار میں بھی شریک نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ان کے قبلہ میں -

دوسری وجہ :

یوم محبت کا تہوار منانے میں بت پرست رومیوں اور پھر اہل کتاب عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کیونکہ انہوں نے اس میں رومیوں کی تقلید کی ہے اور یہ تہوار ان کے دین میں نہیں ، اور جب دین اسلام میں عیسائیوں سے کسی ایسی چیز میں مشابہت سے ممانعت ہے جو ہمارے دین اسلام میں نہیں بلکہ ان عیسائیوں کے حقیقی دین میں ہے ، تو پھر ایسی چیز جو انہوں نے ایجاد کر لی اور بت پرستوں کی تقلید کرنے لگے اس میں مشابہت اختیار کرنا کیسا ہوگا !! کفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے ، چاہے وہ مشابہت ان کی عبادات میں ہو - اور یہ بھی زیادہ خطرناک ہے - یا پھر ان کی عادات و رسم و رواج میں ، اس کی حرمت پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے :

1 - قرآن مجید سے کفار کی مشابہت کی حرمت کے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا ، انہیں لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا } آل عمران (105) -

2 - اور سنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے) مسند احمد (2 / 50) ، سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4021) -

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اس حدیث کی کم از کم حالت ان سے مشابہت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے ، اگرچہ حدیث کا ظاہر مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا متقاضی ہے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان ہے : { اور جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے یقیناً وہ انہی میں سے ہے } الاقتضاء (1 / 314) -

3 - اور رہا اجماع تو اس میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کیا ہے کہ کفار سے ان کی عیدوں اور تہواروں میں مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پر صحابہ کرام کے وقت سے لیکر اجماع ہے ، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے - دیکھیں : الاقتضاء (1 / 454) اور احکام اہل الذمۃ (2 / 722-725) -

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کفار کی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے اور تقلید کرنے والے پر ناراضگی کا اظہار کیا اور بہت ساری آیات میں کئی ایک مواقع پر اور مختلف اسلوب میں اس سے بچنے کا کہا ہے ، اور خاص کر کفار کی تقلید سے تو منع کیا ہے ، کبھی ان کی پیروی و اتباع اور اطاعت سے روک کر ، اور کبھی ان سے ڈرا کر ، اور کبھی ان کے مکروفریب سے دھوکہ نہ کھانے کا کہہ کر ، اور ان کی آراء اور خیالات کے پیچھے نہ چلنے کا کہہ کر اور کبھی یہ کہا کہ ان کے اعمال اور اخلاق اور سلوک سے متاثر نہ ہوں -

اور بعض اوقات ان کی غلط خصلتیں ذکر کر کے جن سے مومن نفرت کرتے ہیں اور ان کی تقلید کرنے سے بھی نفرت کرتے ہیں ، اور قرآن مجید میں اکثر طور پر یہودیوں اور عیسائیوں سے بچنے کا کہا گیا ہے ، اور پھر عمومی طور پر اہل کتاب اور مشرکوں سے ، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے کہ کفار کی تقلید اور ان کی اطاعت کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے ، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت اور ان کی خواہشات کے پیچھے چلنے اور بری خصلتیں اپنانے سے منع فرمایا ہے -

اور اسی طرح تقلید سے رکنا تو شریعت کے مقاصد میں شامل ہے ، جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اس لیے مبعوث فرمایا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے ، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لوگوں کے لیے شریعت کو مکمل کر دیا ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

{ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا ہوں } المائدة (3) -

اور اس شریعت کو ہر حالت اور ہر زمانے اور سب لوگوں کے لیے صالح بنایا لہذا کفار سے کچھ حاصل کرنے اور ان کی تقلید کی کوئی ضرورت نہیں رہتی -

اور پھر تقلید مسلمان کی شخصیت میں خلل کا باعث بنتی ہے ، شعور میں نقص اور کمزوری اور چھوٹا پن ، شکست خوردہ ذہن پیدا ہوتا اور پھر اللہ تعالیٰ کے منہج اور طریقے اور اس کی شریعت سے کنارہ کشی ہے ، تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ کفار سے دوستی لگانا اور انہیں پسند کرنا اور ان کی تقلید کرنا ان سے اور ان کی ثقافت و تہذیب سے محبت ، اور ان پر مطلقا بھروسہ اور ان کے ساتھ دوستی اور اسلام اور اہل اسلام سے ناپسندیدگی ، اور دین اسلام اور اس کی ثقافت اور قدرو قیمت اور اس سے جہالت ان سب کا سبب بنتا ہے ۔

تیسری وجہ :

اس دور میں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے چاہے وہ مومن ہوں یا کافر ، حالانکہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ کفار سے محبت و مودت اور دوستی کرنا حرام ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پرایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے ، اگرچہ وہ کافر ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں { المجادلة (22) } ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کفار سے محبت کرتا ہو لہذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا اور دوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں ، اور ظاہری مشابہت بھی کفار سے محبت کی غماز ہے لہذا یہ بھی حرام ہوگی) دیکھیں : الاقتضاء (1 / 490) ۔

چوتھی وجہ :

جب سے یہ تہوار عیسائیوں نے شروع کیا ہے اس میں مقصود محبت زوجیت کے دائرے سے باہر رہتے ہوئے عشق اور دل کو عذاب میں ڈالنے والی محبت مراد ہے ، جس کے نتیجہ میں زنا اور فحاشی پھیلے اور عام ہو ، اور اسی لیے کئی اوقات میں نصاریٰ کے دینی لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے اس کے خلاف کام کیا اور اسے باطل قرار دیا اور اسے ختم کیا لیکن پھر دوبارہ اسے زندہ کر دیا گیا ۔

اور اسے منانے والے بھی اکثر نوجوان ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ان کی خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے ، اگر اس میں کفار کی تقلید اور مشابہت کو نہ بھی دیکھا جائے حالانکہ یہ حرام ہے لیکن کچھ دیر کے لیے ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں آپ میرے ساتھ اس مصیبت کو دیکھیں کہ اس کی وجہ سے وہ لوگ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہوئے زنا وغیرہ

میں پڑتے ہیں جو کہ صرف اور صرف عیسائیوں سے مشابہت کے طریقہ سے ہوتا ہے ، اور یہ ان کی عبادات میں سے ہے جس کے بارہ میں خدشہ ہے کہ اس میں ان کی مشابہت کرنا کفر ہو سکتا ہے ۔

اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ سوال کرتے ہوئے یہ کہیں کہ : تم تو اس طرح ہمیں محبت سے محروم کرنا چاہتے ہو ، حالانکہ ہم تو اس دن اور تہوار میں اپنے شعور اور خیالات کی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس کی تعبیر کرتے ہیں ، تو اس میں ممانعت کیا ہے ؟

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے :

اول : اس دن کے ظاہری نام اور اوراس کے پیچھے جو کچھ ان کا حقیقی مقصد ہے اور جو وہ چاہتے ہیں اس میں خلط ملط کرنا غلط ہے ، لہذا اس دن میں جو محبت مقصود ہے وہ عشق معشوقی اور جنونی محبت اور چوری چھپے لڑکے لڑکیوں کا آپس میں ایک دوسرے سے دوستی لگانا اور یار بنانا ہے ، اور اس دن کے بارہ میں معروف ہے کہ یہ تہوار اوباشی اور فحاشی اور ان کے ہاں بلاقیود یا حدود جنسی تعلقات کا تہوار ہے ---

اور وہ لوگ خاوند اور بیوی اور بیوی اوراس کے خاوند کے مابین پاکیزہ اور شفاف محبت کی بات نہیں کرتے یا پھر کم از کم وہ خاوند اور بیوی کے مابین شرعی محبت اور عاشق و معشوق اور چوری چھپے دوستیاں لگانے والوں کی حرام محبت کے مابین کسی قسم کا کوئی فرق نہیں کرتے ، لہذا یہ تہوار ان کے ہاں ساری محبت کی تعبیر کا وسیلہ ہے ۔

دوم : شعور اور خیالات کی تعبیر مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کرتی کہ وہ اس کے لیے اپنی جانب سے ہی کوئی ایک دن مخصوص کرتا ہو ایجاد کر لے جس کی وہ تعظیم کرنا شروع کر دے اور اسے عید اور تہوار کا نام دے اور اسے عید کی طرح بنا ڈالے ، تو پھر وہ تہوار اور عید جو کفار کی ہو اس کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ وہ جائز ہو سکتا ہے ؟

لہذا دین اسلام میں خاوند اپنی بیوی سے اور بیوی اپنے خاوند سے تو سارا سال ہی محبت کرتے ہیں اور وہ اس محبت کی تعبیر بھی ایک دوسرے کو ہدیہ اور تحفہ تحائف دے کر اور اشعار اور نثر اور خط و کتاب وغیرہ میں کرتے ہیں جو کہ سارا سال ہی ہوتا رہتا ہے نہ کہ سال بھر میں کسی ایک دن میں ۔

سوم : کوئی ایسا دین نہیں جو اپنے پیروکاروں کو اس طرح آپس میں محبت و بھائی چارہ قائم کرنے پر ابھارتا ہو جس طرح دین اسلام ابھارتا ہے کہ آپس میں محبت و بھائی چارہ اور الفت قائم کی جائے ، اور دین اسلام میں یہ ہر وقت اور ہر لحظہ میں ہے نہ کہ کسی ایک معین دن میں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بتائے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (5124) سنن ترمذی حدیث نمبر (2329) یہ حدیث صحیح ہے ۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو ، کیا میں تمہیں اس چیز کا نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ) صحیح مسلم حدیث نمبر (54) -

چہارم : بے شک اسلام میں محبت تو ایک صورت یعنی آدمی اور عورت کے مابین محبت میں ہی منحصر ہونے کی بجائے عام اور شامل ہے زیادہ بہتر ہے وہ اس طرح کہ دین اسلام میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرنا ، اور خیر و بھلائی کے کام کرنے والے لوگوں سے محبت کرنا اور اصلاح اور دین سے محبت کرنے والوں اور دین کی مدد کرنے والوں سے محبت کرنا ، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت پانے سے محبت کرنا ، اور اسی طرح بہت ساری اور بھی محبتیں ہیں جو اسلام ہمیں بتلاتا ہے ، لہذا جب محبت کے اس وسیع معنی کو صرف محبت کی اس نوع اور قسم میں ہی منحصر کر دیا جائے تو پھر بہت ہی خطرناک بات ہے غلط ہے -

پنجم : بے شک جو لوگ یہ گمان اور خیال رکھتے ہیں کہ شادی سے قبل محبت کرنا شادی کے لیے مفید اور بہتر نتائج کا باعث ہے اور اس سے اچھے اور بہتر تعلقات قائم ہوتے ہیں تو ان کا یہ خیال اور گمان تباہ کن اور خسارے والا ہے ، جیسا کہ تجربات و واقعات اور سروے سے بھی یہ ثابت ہو چکا ہے ، لہذا قاہرہ یونیورسٹی نے محبت کی شادی ، اور تقلیدی شادی کے بارے میں جو ریسرچ کی ہے اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ :

وہ شادی جو محبت کی شادی یا محبت ہونے کے بعد شادی کی جاتی ہے اس میں 88٪ اٹھاسی فیصد شادیاں ناکامی کا شکار ہوتی ہیں یعنی اس میں کامیابی کا تناسب صرف 12٪ بارہ فیصد سے زیادہ نہیں ، اور تقلیدی شادیاں یعنی جو محبت کی شادی نہیں ہوتی بلکہ رواج کے مطابق ہوتی ہے اس میں کامیابی کا تناسب 70٪ ستر فیصد ہے -

یعنی دوسری عبارت میں کہ جسے وہ تقلید شادی کا نام دیتے ہیں اس میں کامیابی کا تناسب محبت کی شادی کے تناسب سے چھ گنا زیادہ کامیاب ہے - دیکھیں : رسالۃ الی مؤمنۃ صفحہ نمبر (255) -

اور جب ہم یورپی معاشرے کے حالات دیکھتے ہیں جو یوم محبت بھی مناتے اور اس کی ترویج کا بھی اہتمام کرتے ہیں تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ : کیا ان کے ہاں اس تہوار کو منانے سے ان کے ازدواجی تعلقات میں میلان پیدا ہوا ہے اور خاوند بیوی کے مابین اس کا کیا اثر ہے ؟ اور کیا ان میں اس کا کوئی مثبت اثر بھی ہوا ہے ؟

ان کے سروے اور ریسرچ میں مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں :

- 1 - 1470 ہجری الموافق 1987 میلادی سال میں امریکی ریسرچ کے مطابق 79٪ مرد عورتوں کو زدکوب کرتے ہیں ، اور خاص کر جب وہ شادی شدہ ہوں --- ! دیکھیں جریدۃ القبس (15 / 2 / 1988) -
- 2 - نفسیاتی صحت کے امریکی ادارے کے سروے میں ہے کہ :
17٪ عورتیں ایسی تھیں جو ابتدائی طبی امداد لینے آئیں جنہیں ان کے خاوندوں یا پھر دوستوں نے زدکوب کیا تھا -
83٪ عورتیں ایسی تھیں جو کم از کم ایک بار پہلے ہسپتال میں زخموں کا علاج معالجہ کروانے کے لیے داخل ہوئیں ، وہ زدکوب کیے جانے کے نتیجہ میں داخل ہوئیں ، اس ریسرچ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جو اپنے زخموں کا علاج کروانے ہاسپٹلوں میں نہیں جاتیں ، بلکہ اپنے گھروں میں ہی مرہی پٹی کر لیتی ہیں -
- 3 - امریکی تحقیقی کمیٹی F.P.T کا کہنا ہے کہ : امریکہ میں ایسی بیوی بھی موجود ہے جسے اس کا خاوند پر اٹھارہ سیکنڈ میں زدکوب کرتا ہے -
- 4 - امریکی ٹائم میگزین نے نشر کیا ہے کہ چھ ملین زدکوب کی جانے والی بیویوں میں سے چار ہزار ایسی ہیں جو زدکوب کیے جانے کے نتیجہ میں ہلاک ہو چکی ہیں !!!
- 5 - جرمنی کے سروے کے مطابق یہ ہے کہ : کم از کم ایک لاکھ عورتیں ایسی ہیں جو سالانہ جسمانی یا نفسیاتی زیادتی کا شکار ہوتی ہیں جو ان کے خاوند یا پھر ان کے ساتھ رہنے والے مرد کرتے ہیں ، لیکن احتمال یہ ہے کہ یہ تعداد بڑھ کر ایک ملین تک پہنچ سکتی ہے -
- 6 - اور فرانس میں تقریباً دو ملین عورتیں مارپیٹ کا شکار ہوتی ہیں -
- 7 - اور برطانیہ میں ایک سروے کے مطابق جس میں سات ہزار عورتیں شریک ہوئی ان میں سے 28٪ فیصد عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں اور دوستوں کی مارپیٹ کا شکار ہوتی ہیں -
توان نتائج کے بعد ہم یہ کس طرح مانیں اور تصدیق کریں کہ محبت کا تہوار خاوند اور بیوی کے لیے مفید و فائدہ مند ہے ، اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تہوار تو مزید فسق و فجور اور حرام تعلقات اور ذلت کی دعوت دیتا ہے -
اور اپنی بیوی سے سچی اور حقیقی محبت کرنے والے خاوند کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسے اس تہوار کی محبت کی یاد دلائی جائے کیونکہ وہ تو ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیوی سے محبت کی تعبیر میں مصروف رہتا ہے -
مسلمان کا یوم محبت کے بارہ میں موقف :

اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے وہ اس تہوار کے بارہ میں مسلمان شخص کا مندرجہ ذیل امور میں موقف بیان کرتا ہے :

اول :

اس تہوار کا نہ منانا یا پھر اس تہوار کو منانے والوں کے ساتھ ان کی محفلوں میں شرکت نہ کرنا ، یا ان کے ساتھ حاضر ہونا کیونکہ کفار کے تہوار منانے کی حرمت کے دلائل اوپر بیان کیے جا چکے ہیں ۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : (لہذا جب یہودیوں کی خاص عید ہے اور عیسائیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہو سکتا) اھ ذلیل شخص کا اہل خمیس کی مشابہت کرنا : دیکھیں مجلۃ الحمکة (3 / 193) ۔

اور جب اہل سنت اور سلف صالحین کے اعتقاد کے اصول میں الولاء والبراء شامل ہے تو پھر اس اصل اور قاعدہ کے تطبیق بھی ہر لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے شخص کے لیے ضروری ہے ، لہذا مومن شخص مومن اور مسلمان سے ہی محبت کرے گا اور کافروں سے بغض اور دشمنی رکھے گا اور ان کی مخالفت کرے گا ۔

اور یہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس میں ایسی مصلحتیں پنہاں ہیں جو شمار بھی نہیں ہو سکتیں ، جیسا کہ ان سے مشابہت اختیار کرنے میں فساد بھی بہت زیادہ ہے اسی طرح ان کی مخالفت میں فائدہ بھی بہت ہے ، اور اس پر اضافہ یہ کہ مسلمانوں کا ان سے مشابہت کرنے میں کفار کے سینے کھلتے ہیں اور انہیں خوشی و سرور حاصل ہوتا ہے ، اور مسلمانوں کو کفار سے محبت قلبی تک لے جاتی ہے ۔

اور جو مسلمان لڑکیاں بھی ان کے اس تہوار کو مناتی ہیں اور وہ دیکھتی ہیں کہ اسے مارگریٹ تھیچر اور ہیلری کلنٹن وغیرہ بھی مناتی ہیں ۔۔۔ تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس سے اپنے انتباہ کے برعکس چلتی ہے اور اپنے مسلک کو بھی چھوڑ رہی ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تو فرمان ہے :

{ اے ایمان والو ! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں ، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی ایک سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے ، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں دکھاتا { المائدہ (51) } ۔

اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنا اور ان کے دین کی مدد کرنا اور اس کی پیروی کرنا ان سے پوری اور مکمل مشابہت ہی ہے ، اور پھر یہ کس طرح اس مسلمان شخص کے شایان شان ہے جو نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھے :

{ ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا ، ان لوگوں کی راہ جن پر تونے انعام کیا ، ان کی راہ نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان

کی راہ گمراہ ہوئے { الفاتحة (6-7)

کہ اللہ تعالیٰ سے تو صراطِ مستقیم اور مومنوں کی راہ کی ہدایت طلب کرے اور جن پر غضب کیا گیا اور گمراہ لوگوں کی راستے سے بچنے کا سوال کرے اور پھر خود ہی اپنی رضامندی سے ان کے راستے پر بھی چلنا شروع ہو جائے۔

سروے سے بات ثابت ہے کہ کرسمس کے تہوار کے بعد یومِ محبت دوسرے نمبر پر آتا ہے ، لہذا جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یومِ محبت (ولنٹائن ڈے) عیسائیوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے اور کرسمس کے بعد دوسرے درجہ پر یومِ محبت کو درجہ حاصل ہے تو مسلمانوں کے اسے منانے میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ ہمیں تو ان کے دین اور ان کی عادات میں ان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ، اور اسی طرح ان کی دوسری خصوصیات میں بھی ہمیں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ہے جیسا کہ قرآن مجید اور سنت نبویہ اور اجماع سے بھی یہ ثابت ہے کہ ان کی مخالفت کی جائے۔

دوم : اس تہوار کے منانے میں کفار کی معاونت نہ کرنا ، کیونکہ یہ تہوار کفر کے شعار میں سے ایک شعار ہے ، لہذا اس میں ان کی معاونت کرنا اور اسے تسلیم کرنے میں کفر کو بلند کرنے اور پھیلانے اور اس کے اقرار میں معاونت ہوتی ہے ، اور مسلمان شخص کو اس کا دین کفر کی اعانت اور اس کے اقرار اور اسے بلند اور ظاہر کرنے اور اس میں مدد و تعاون کرنے سے منع کرتا ہے۔

اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(مسلمانوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ کفار سے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کی لباس ، کھانے پینے ، اور غسل کرنے اور آگ جلانے اور اپنی کوئی عادت اور کام وغیرہ اور عبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابہت کریں --- مجمل طور پر یہ کہ : ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں ، بلکہ ان کے تہوار کا دن مسلمانوں کے ہاں باقی سارے عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہیے) دیکھیں : مجموع الفتاوی (25 / 329) ۔

سوم : مسلمانوں میں سے جو بھی اس تہوار کو مناتا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے ، کیونکہ مسلمانوں کا کفار کے تہوار منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اور جس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفار کی مشابہت نہیں کرتے ، تو اس طرح مسلمان کی اس سلسلے میں مدد و اعانت بھی نہیں کی جائے گی بلکہ اسے اس سے روکا جائے گا) دیکھیں : الاقتضاء (2 / 519 - 520) ۔

توشیح الاسلام کے فیصلہ کی بنا پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفہ تحائف کی تجارت کریں چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہو یا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ ، اور اسی طرح اگر کسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائے اس تحفہ کو قبول کرنا بھی حلال نہیں ہے کیونکہ اسے قبول کرنے میں اس تہوار کا اقرار اور اسے صحیح تسلیم کرنا ہوگا ۔

ایک مبلغ عالم دین کا کہنا ہے کہ : ہم ایک مسلمان ملک میں ایک پھول فروش کی دوکان میں گئے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس نے اس تہوار کی مکمل تیاری کر رکھی تھی ، دوکان میں داخل ہونے سے لیکر سارے فرش پر سرخ رنگ کا قالین اور اسی طرح سرخ رنگ کی تختیاں اور سارا منظر ہی سرخ کیا ہوا تھا ، ہم نے اس دوکان کے ایک ملازم سے ملاقات کی اور اس سے ہم نے اس تہوار میں ان کی تیاری کے بارہ میں سوال کیا تو اس کا جواب تھا :

یہ تیاری تو بہت پہلے سے ہی شروع کی جا چکی تھی اور اس کی مانگ بھی بہت زیادہ تھی ، پھر اس ملازم نے ہمیں یہ بتایا کہ اسے تو اس سے بہت زیادہ تعجب ہو رہا ہے ، اور اس نے یہ بتا کر ہمیں حیران کر دیا کہ وہ کچھ عرصہ قبل ہی مسلمان ہوا ہے اور اس نے نصرانیت ترک کر دی ہے اور اسلام قبول کرنے سے قبل ہی اسے علم تھا کہ ان کے دین میں ہی ہے تو پھر خریدار مسلمانوں میں سے کس طرح ہو سکتے ہیں نہ کہ عیسائیوں میں سے ؟ !

اور دوسری دوکانوں میں تو پھول ختم ہو چکے تھے جو بہت زیادہ مہنگے فروخت ہوئے ، اور جب ایک مسلمان مبلغہ عورت ایک ہال میں جمع ہونے والی طالبات کو درس دینے گئی تو اسے بہت زیادہ خفت اٹھانی پڑی کیونکہ حاضر ہونے والی طالبات کو سرخ ماحول میں پایا ، اس لڑکی کے پاس سرخ پھول ہیں ، اور دوسری نے سرخ رنگ کی شال اوڑھ رکھی ہے یا سرخ رومال پکڑا ہوا ہے اور کسی کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا بیگ ہے اور کسی نے سرخ جرابیں پہن رکھی ہیں اور اس طرح ہر ایک نے ۔۔ ہائے مسلمانوں کی بیٹیوں پر افسوس !!

اس تہوار (ولنٹائن ڈے) کے موقع پر مسلمانوں میں دیکھے جانے والے کام :

- 1 - ہر طالبہ اپنی پسندیدہ سہیلی کے ساتھ متفق ہوتی ہے کہ وہ اپنی کلائی پر سرخ رنگ کا ربن باندھے گی ۔
- 2 - سرخ رنگ کا کوئی بھی لباس زیب تن کیا جاتا ہے (جوتے ، بال ، بلاوزر ، کلپ وغیرہ سب سرخ رنگ کا ہوتا ہے) پچھلے برس تو اس کا انتہائی زیادہ اہتمام کیا گیا اور بہت زیادہ واضح تھا اور اس درجہ تک کہ ہم کلاس روم میں داخل ہوتے تو اکثر طالبات کو اسی سرخ لباس میں دیکھا گیا کہ یہ سکول یونیفارم ہو ۔
- 3 - سرخ رنگ کے غبارے جن پر (I Love you) میں تم سے پیار کرتا ہوں) ہوں لکھا ہوتا ہے ، عادتاً طالبات پڑھائی کے آخری دن میدان میں استانیوں کی نظروں سے دور ہو کر نکالتی ہیں ۔
- 4 - ہاتھوں پر نام اور دلوں کے نشانات اور ناموں کے پہلے حروف نقش کروائے جاتے ہیں ۔

5 - اس دن میں بہت زیادہ سرخ گلاب کے پھول بکھیرے جاتے ہیں -

چودہ فروری کو طالبات کا ایک گروپ میٹنگ ہال میں داخل ہوا ان میں سے ہر ایک لڑکی نے سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور اپنے چہرے پر سرخ دل کے نشانات بنوا رکھے تھے اور اپنے چہرے پر خوب میک اپ یعنی بناؤ سنگھار بھی کر رکھا تھا ، وہ سب ایک دوسرے کو بڑی گرمجوشی سے چومتے ہوئے آپس میں تحفے تحائف کا تبادلہ کرنے لگیں ، یہ ہے وہ کچھ جو ایک اسلامی ملک کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ہوا بلکہ اسلامی یونیورسٹی میں اور خاص کر سینٹ ویلنٹائن کے تہوار کے موقع پر - !!!

اور اس دن تو مڈل سکولوں میں بھی حیران کن معاملہ ہوا وہ اس طرح کہ طالبات اعلیٰ قسم کے سرخ گلاب کے پھول لائیں ، اور اپنے چہروں کو سرخ رنگ کے بناؤ سنگھار میں ڈبو رکھا تھا اور سرخ بالیاں وغیرہ پہنے ہوئے ایک دوسری سے تحفوں اور بڑی گرمجوشی سے محبت بھرے الفاظ والی عبارتوں کا تبادلہ کرتے ہوئے یہ تہوار منانے لگیں -

عربی انسائیکلو پیڈیا (الموسوعة العربية) اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ : ویلنٹائن ڈے (یعنی یوم محبت) کے کچھ خاص دینی طریقے ہیں جن میں کارڈوں پر عشقیہ اور محبت کے اشعار چھاپنا اور اسے عزیز واقارب اور اپنے محبوب لوگوں میں تقسیم کرنا شامل ہے ، اور بعض لوگ تو ان کارڈوں پر مضحکہ خیز تصاویر بناتے ہیں ، اور اکثر کارڈوں میں یہ لکھا جاتا ہے (ویلنٹائن ہو جاؤ) -

اور اکثر طور پر دن کے وقت ان کے طریقہ پر ہی رقص و سرور کی محفلیں سجائی جاتی ہیں ، اور اب تک یورپی لوگ یہ تہوار مناتے چلے آ رہے ہیں ، اس دن (یعنی چودہ فروری کے دن) برطانیہ میں بائیس ملین پاؤنڈ کے پھول فروخت ہوئے ، اور چاکلیٹ کی فروخت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے ، اور اسی مناسبت سے انٹریٹ پر کچھ کمپنیاں اپنی ویب سائٹوں پر مفت رسائل پیش کرتی ہیں تا کہ ان کی ویب سائٹ کو ترویج حاصل ہو سکے -

یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) بہت سے اسلامی اور عرب ممالک میں بھی منتقل ہو چکا ہے ، بلکہ اسلام کے وطن (جزیرہ عرب) میں بھی پہنچ چکا ہے اور ایسے معاشروں میں اس کی جڑیں پہنچ چکی ہیں جن کے بارہ میں ہم خیال کرتے تھے کہ وہ اس گند اور خرابی سے دور ہے ، حتیٰ کہ اس دن سرخ گلاب کے پھول کی قیمت جنونی حد تک بڑھ جاتی ہے اور ایک پھول کی قیمت دس ڈالرتک جا پہنچتی ہے حالانکہ اس کی قیمت کبھی بھی 1.4 ڈالر سے زیادہ نہیں ہوئی تھی ، اور تحفے تحائف اور کارڈوں کی دوکانیں اس موقع پر کمپیٹیشن یعنی باہم مقابلہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارڈوں کو اس مناسبت سے بہتر چھاپنے کی کوشش کرتے ہیں ، اور بعض خاندان اور گھروں والے تو اس دن اپنے گھروں کی کھڑکیوں میں سرخ گلاب لٹکاتے ہیں -

اور بعض خلیجی ممالک میں تو بہت سے تجارتی مراکز اور کمپنیاں اور ہوٹل یوم محبت کے موقع پر خاص محفلیں سجاتے ہیں ، اور اکثر دوکانیں اور تجارتی مراکز تو سرخ لباس میں ڈوبے ہوتے ہیں اور ایک اعلیٰ فائیسٹار خلیجی ہوٹل

میں توسرخ غبارے ، اورکھیل اورگڑیاں پیہل چکی ہیں اوروہ یوم محبت کی عادات کے مطابق چلنا شروع ہوچکا ہے ، اوراس ہوٹل میں بت پرستی کے قصے کیوبڈ جسے رومی قصوں میں محبت کا بت مانا جاتا ہے کا ڈرامہ بنایا جاتا ہے جوتقریباًلباس اوراس کے ہاتھ میں تیرکمان پکڑا ہوا ہے ، اوراس ڈرامے میں فنکارحاضرہونے والے لوگوں میں سے اس وصف کے (مسزویلنٹائن اورمسٹر ویلنٹائن) کوچنتا ہے ۔

کویت میں یوم محبت کی سب سے عجیب چیز یہ تھی کہ ایک دوکاندار نے فرانسیسی زندہ خرگوش منگوائے جوبالکل چھوٹے اورسرخ آنکھوں والے ہوتے ہیں اوران کے گلے میں پٹا ڈال کرایک چھوٹے سے ڈبہ میں رکھا تا کہ یہ بطورہدیہ پیش کیے جاسکیں !!

لہذا اس کے خلاف ہرقسم کے وسائل استعمال کرتے ہوئے لڑنا واجب ہے اوراس کی مسؤولیت سب کے کندھوں پرہے کسی ایک پر نہیں ۔

چہارم : یوم محبت کی مبارکباد کا تبادلہ نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اورنہ ہی عید ، اوراگر کوئی مسلمان کسی کواس کی مبارکباد بھی دے تواسے جوابامبارکباد بھی نہیں دینی چاہیے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : (اورکفارکے خصوصی شعارجوصرف ان کے ساتھ ہی خاص ہیں ان کی مبارکباد دینا متفقہ طور پرحرام ہے ، مثلاً انہیں ان کے تہواروں یا روزے کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ کہا جائے : آپ کو عید مبارک ، یا آپ کواس تہوار کی مبارک ، لہذا اگر اسے کہنے والا کفر سے بچ جائے توپھر بھی یہ حرام کردہ اشیاء میں سے توہے ہی ، اوریہ اسی طرح ہے کہ صلیب کوسجدہ کرنے والے کسی شخص کومبارکباد دی جائے ۔

بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تواورشراب نوشی اوربے گناہ شخص کوقتل اورزنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اورزیادہ ناراض کرنے والی ہے ، اوربہت سے ایسے لوگ جن کے ہاں دین کی کوئی قدروقیمت نہیں وہ اس میں پڑ جاتے ہیں اورانہیں یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا بڑا قبیح کام کرلیا ہے ، لہذا جس نے بھی کسی بندے کومعصیت اورنافرمانی یا بدعت اورکفر پرمبارکباد دی اس نے اپنے آپ کواللہ تعالیٰ کے غصہ اورناراضگی پریش کردیا) دیکھیں : احکام اہل الذمۃ (1 / 441 - 442) ۔

پنجم : اس اورکفارکے اسی طرح کے دوسرے تہواروں کی سادہ اورعام مسلمانوں کے لیے وضاحت اوربیان کرنا واجب ہے ، اوریہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان شخص کواپنے عقیدے اوردین کی حفاظت کے لیے ایسے معاملات کی تمیزکرنی چاہیے جواس کے دین اورعقیدہ میں مغل ہوں ، اسی میں امت کی نصیحت اوربہتری وبھلائی اورامر بالمعروف اورنہی عن المنکر جیسے واجب کی ادائیگی ہے ۔

یوم محبت کے بارہ میں مسلمان علمائے کرام کے فتاوی جات :

فضيلة الشيخ محمد بن صالح عثيمين رحمه الله تعالى کا فتویٰ :

سوال : ؟

کچھ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے - اور خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے -
جونصاری کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے ، اس دن پورالباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے اور جوتے تک سرخ ہوتے
ہیں ، اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے --- ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے
تہوار منانے کا حکم بیان کریں ، اور اس طرح کے معاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں ؟ اللہ تعالیٰ آپ
کی حفاظت فرمائے -

اس کے جواب میں شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

یوم محبت کا تہوار کئی ایک وجوہات کی بنا پر منانا جائز نہیں :

اول : اس لیے کہ یہ تہوار بدعت ہے اور شریعت میں اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی -

دوم : یہ تہوار دل کو اس طرح کے گریے پڑے امور میں مشغول کرتا ہے جو سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے
طریقہ کے مخالف ہے ، لہذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا حلال نہیں چاہیے وہ کھانے پینے
میں ہو یا لباس اور تحفے تحائف کے تبادلہ کی شکل میں یا اس طرح کسی اور شکل میں ہو ، اور مسلمان شخص
کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کو ہی عزیز سمجھے اور ایسا شخص نہ بنے کہ ہر کائنات کائنات کرنے والے کے پیچھے ہی نہ
چلنا شروع کر دے ، میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ
رکھے ، اور ہمیں اپنی ولایت میں لے اور توفیق سے نوازے - واللہ تعالیٰ اعلم -

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن بن جبرین حفظہ اللہ کا اس تہوار کے منانے کے بارہ میں فتویٰ :

فضيلة الشيخ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کے درمیان کچھ عرصہ سے یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کے نام سے ایک تہوار منانا
چل نکلا ہے ، جو ایک عیسائی بشارت کا نام ہے اور عیسائی اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہر سال چودہ فروری کو اس کا تہوار
مناتے ہیں ، لہذا اس تہوار کے منانے یا اس دن تحفے تحائف کے تبادلوں اور اس تہوار کو ظاہر کرنے کا حکم کیا ہے ؟
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے

شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اول : اس میں کفار کی مشابہت اور ان کی تعظیم کرنے والی اشیاء میں ان کی تقلید میں تعظیم کرنا اور ان کے تہواروں اور عیدوں میں ان سے مشابہت ہے جو کہ ان کے دین میں شامل ہے اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے)

سوم : اس کی وجہ سے بہت سارے فساد اور ممنوعات مرتب ہوتے ہیں جن میں لہو و لعب اور رقص و سرور اور موسیقی اور شرفساد اور اکڑ و بے پردگی و بے حیائی اور مرد و عورت کا آپس میں میل جول اور اختلاط یا پھر عورتوں کا غیر محرم مردوں کے سامنے نلکنا اور اس کے علاوہ بہت سارے حرام کام مرتب ہوتے ہیں ، یا پھر ایسے کام جو بے حیائی اور فحاشی کا وسیلہ اور اس کی ابتداء میں شامل ہونے والے کام بھی اسی سے مرتب ہوتے ہیں ، اسے بے غمی اور آسودگی و خوشحالی جیسی چھوٹی تعلیل سے اس کا جواز پیدا نہیں ہو جاتا ، اور جو اسے تحفظ سمجھتے ہیں وہ بھی صحیح نہیں ، لہذا نصیحت کرنے والے نفس کو چاہیے کہ وہ گناہ اور اس کے وسائل سے بھی دور رہے ۔

تو اس بنا پر جب یہ معلوم ہو جائے کہ خریدار یہ تحفے تحائف اور گلاب کے پھول ان تہواروں اور عیدوں کے لیے خرید رہا ہے اور اسے ہدیہ میں دے گا یا ان کے ساتھ وہ اس دن کی تعظیم کرے گا تو یہ اشیاء فروخت کرنا بھی جائز نہیں ، تا کہ فروخت کرنے والا بھی اس بدعتی اور حرام کام میں شریک نہ ہو جائے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ اھ

مستقل فتویٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة) کا فتویٰ ہے :

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

بعض لوگ ہر سال چود فروری یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں ، اور اس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول ہدیہ میں دیتے ہیں اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں ، اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کو مبارکباد بھی دیتے ہیں ، اور بعض مٹھائی کی دوکانوں والے سرخ رنگ کی مٹھائی بھی تیار کرتے اور اس پردل کا نشان بناتے ہیں ، اور بعض دوکاندار اپنے مال پر اس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں ، تو اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

مسلمان پر اس تہوار یا اس طرح کے کسی اور حرام تہوار میں اعانت کرنا حرام ہے وہ تعاون کسی بھی طریقہ سے ہو چاہے کھانے پینے یا خرید و فروخت یا کوئی چیز تیار کر کے یا ہدیہ اور تحفہ دے کر یا خط و کتابت کر کے یا اعلان کے ذریعہ ہو یہ سب کچھ گناہ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معصیت و نافرمانی میں تعاون کے زمرہ میں آتا ہے ، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے :

{ اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو ، لیکن گناہ اور دشمنی میں ایک دوسرے کا

تعاون نہ کیا کرویقینا اللہ تعالیٰ شدید سزا دینے والا ہے } -

اور مسلمان کے لیے ہر حالت میں کتاب و سنت پر عمل کرنا واجب ہے اور خاص کر فتنہ و فساد کے اوقات میں تو اسے اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے ، اور مسلمان کو چاہیے کہ وہ ذہین و چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گمراہی اور ناراضگی کے کاموں سے بچ کر رہے اور نہ ہی وہ فاسقوں اور گمراہ اور جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ان لوگوں کے طریقہ پر چلے جنہیں اللہ تعالیٰ کے وقار کا خیال ہی نہیں ، اور نہ ہی وہ اسلام قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں -

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ہدایت و راہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے التجا کرے اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا رہے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ہدایت نصیب کرنے والا نہیں اور نہ ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھنے والا ہے -

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے ، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے -

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء سعودی عرب -

آخر میں ہم اپنے بھائیوں کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں :

1 - مساجد کے خطباء حضرات کو تنبیہ پر ابھارا جائے اور انہیں چاہیے کہ وہ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کریں ، اور امام مسجد کو بھی اس موضوع کی وضاحت کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اس تہوار کے قریب آنے پر اسے مستقل فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ کی کاپی بھی دی جائے تا کہ لوگوں کو اس کی وضاحت ہو سکے ، اور ہر شخص کو اپنی مسجد کے امام تک اس خبر کو پہنچانے کی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے ، اور یہ یقینی بات ہے کہ جب ہماری مساجد کے امام و خطیب حضرات بھائی یہ فتویٰ اور مقالہ پڑھ کر سنائیں گے تو وہ لوگوں کو بتانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے -

2 - ہر استاد اور استانی کے ذمہ یہ امانت ہے کہ وہ اس تہوار کی صورت کو اپنے شاگردوں کے سامنے وضاحت سے بیان کرے کیونکہ یہ لوگ کل اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہونگے اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتویٰ کے ذریعہ اس کی حرمت بیان کریں اور یہ سب کچھ اس تہوار کے آنے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہونا ضروری ہے تا کہ لوگ اس سے مسفید ہو سکیں -

3 - امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اداروں اور اہل حسبہ (یعنی برائی کا مواخذہ کرنے والے ادارہ کے لوگوں) کو ایسی دوکانوں اور جگہوں کے متعلق بتایا جائے جو اس تہوار کے لیے تحفے تحائف فروخت کرتے ہیں یا ایسی تصویریں رکھتے ہیں جس میں تحفے کی شکل اور اسے پیک کرنے کا طریقہ وغیرہ بتایا گیا ہے -

4 - اسی طرح ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں بھی پورا کرنا چاہیے لہذا جس کسی کی کوئی بہن یا بھائی پڑھاتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اسے اس معاملہ کے بارہ میں آگاہ کرے ، کیونکہ بہت سارے لوگ اس تہوار کی ماہیت و شکل سے جاہل ہیں ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کی ہر گمراہی اور فتنہ و فساد سے حفاظت فرمائے ، اور انہیں ان کے نفسوں کے شر سے اور ان کے دشمنوں کی چالوں اور مکرروں سے بچا کر رکھے ، یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے اور برکت عطا فرمائے ۔